سلسلۂ تعارفِ الکتاب (۳)

ڈاکٹر اسرار احمد

وَمَآ اُبَرِّئُ ۱۳

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ   بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ۭ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝
وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ
الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ۝ (یوسف: ۵۳، ۵۴)

قرآن مجید کا تیرہواں پارہ "وَمَآ اُبَرِّئُ" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے اور اسی نام سے موسوم ہے۔ اس میں اولاً سورۂ یوسف کا بقیہ نصف شامل ہے اور اس کے بعد دو نسبتاً چھوٹی سورتیں یعنی سورۃ الرعد اور سورۂ ابراہیم پوری پوری شامل ہیں اور آخر میں ایک آیت سورۃ الحجر کی شامل ہے۔ سورۂ یوسف کا جو حصہ اس پارے میں آیا ہے اس کا آغاز ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے اس ظہور سے کہ جس کے نتیجے میں حضرت یوسف علیہ السلام مصر کی جیل سے نکل کر حکومتِ مصر میں ایک انتہائی بااثر عہدے پر فائز ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مصر میں تمکن اور غلبہ عطا فرمایا اور اس کے ساتھ ہی بادشاہ کا وہ خواب جس کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ بتائی تھی کہ سات سال تو بڑی خوشحالی کے آئیں گے اور اس کے بعد سات سال ایک بڑا شدید قحط پڑنے والا ہے۔ تو جب اس قحط کا زمانہ آیا، اور یہ قحط صرف مصر میں نہیں تھا بلکہ اس کے اطراف و جوانب میں بھی تھا، چنانچہ اس کے اثرات سرزمینِ فلسطین تک بھی پہنچے جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بقیہ گیارہ بیٹے سکونت پذیر تھے۔ قحط کے ہاتھوں مجبور ہو کر حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس بیٹے یعنی حضرت یوسفؑ کے سوتیلے بھائی مصر میں آ گئے تاکہ غلہ حاصل کر سکیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو پہچان لیا۔ لیکن ان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی کہ عزیزِ مصر کی صورت میں ہمارا وہی بھائی تخت پر بیٹھا ہے جسے ہم نے اپنے ہاتھوں ایک اندھے کنوئیں میں پھینک دیا تھا۔ اس کے بعد وہ دوبارہ غلہ لینے کے لیے آئے اور اس وقت ان کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہو چکی تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام

© rasailojarai

نے اصرار کر کے اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو بھی بلا لیا۔

پھر وہ وقت بھی آیا جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے پاس غلہ کی قیمت ادا کرنے کے لیے کچھ نہ تھا اور انہوں نے انتہائی عاجزی کے ساتھ خیرات کی استدعا کی۔ اس پر حضرت یوسف علیہ السلام سے مزید ضبط نہ ہو سکا اور انہوں نے اپنے آپ کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کر دیا۔ یہ وہ وقت ہے جب کوئی دنیادار انسان یا جس کے ظرف میں کسی اعتبار سے بھی کمی ہو وہ اپنے بھائیوں کو یاد دلاتا ہے کہ تم نے مجھ پر کیا مظالم ڈھائے تھے، لیکن اللہ کے نبیوں اور رسولوں کا معاملہ بالکل جدا ہے۔ جب حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے کچھ معذرت پیش کرنے کی کوشش کی تو حضرت یوسفؑ نے فرمایا: لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ (یوسف:۹۲) "آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے"۔ یاد رہنا چاہیے یہی وہ الفاظ تھے جو تقریباً دو اڑھائی ہزار سال بعد بنی اسماعیل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اُس وقت نکلے جب آپ فاتح کی حیثیت سے مکے میں داخل ہوئے تھے۔ وہ لوگ آپ کے سامنے مفتوحین کی طرح کھڑے تھے جنہوں نے آپؐ کو مکے سے نکلنے پر مجبور کیا تھا اور اس کے بعد بھی مسلسل آٹھ برس تک ٹینے میں چین سے بیٹھنے نہ دیا تھا۔ آنحضورؐ نے اس وقت فرمایا کہ میں بھی آج تم سے وہی بات کہوں گا جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کہی تھی: لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ یعنی آج میں تمہیں ملامت کا کوئی لفظ بھی نہیں کہنا چاہتا، جاؤ تم سب کے سب آزاد ہو۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کے بعد اپنے بھائیوں سے کہہ کر اپنے والدین کو بھی مصر بلا لیا۔ ان کے والدین اور سارے گیارہ بھائی تعظیماً ان کے سامنے جب سجدے میں گر گئے تو گویا کہ حضرت یوسفؑ کا وہ خواب جو کہ انہوں نے بچپن میں دیکھا تھا، واقعہ بن کر سامنے آگیا۔

اس سورۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے کہ ظاہری حالات سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے، اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ انتہائی مایوس کن حالات میں بھی کامیابی کی صورتیں پیدا فرما سکتی ہے۔ آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دل جوئی میں فرمایا گیا کہ اے نبیؐ آپ ان کفار کے انکار سے رنجیدہ نہ ہوں۔ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ۔ (یوسف:۱۰۳) "آپ کو ان کے ایمان کی خواہ کتنی ہی خواہش و تمنا ہو ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں"۔ وہ اپنے کفر اور اپنے اعراض و انکار پر اڑے گئے ہیں۔ ایک اور بڑی عظیم حقیقت جو بیان فرمائی اس سورۂ مبارکہ کے اختتام پر وہ یہ ہے کہ دنیا میں انسانوں کا معاملہ عجیب ہے کہ وہ اللہ کو مانتے تو ہیں لیکن ان کی

© rasailojaraid.co

اکثریت اس کے ساتھ کسی نہ کسی نوع کا شرک بھی کرتی ہے۔ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (یوسف: ۱۰۶) لوگوں کی اکثریت اللہ کو مانتی تو ہے لیکن اس کے ساتھ کسی نہ کسی نوع کا شرک ضرور کرتی ہے۔ ساتھ ہی حضورؐ کو حکم دیا گیا: قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (یوسف: ۱۰۸) لوگو! یہ میرا راستہ (توحید کا راستہ) ہے، خدا کی بندگی اور خدا لئے واحد کی پرستش کا راستہ ہے۔ میں اللہ کی طرف تمہیں بلا رہا ہوں اور علیٰ وجہ البصیرت بلا رہا ہوں اور میں بھی بلا رہا ہوں اور وہ بھی جو میری پیروی کر رہے ہیں، جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

سورۂ یوسف کے بعد قرآن حکیم میں دو نسبتاً چھوٹی سورتیں ہیں، یعنی سورۃ الرعد اور سورۃ ابراہیم۔ سورۃ الرعد میں سورۃ یونس اور سورۃ الانعام کی طرح آفاق وانفس کے دلائل سے اور اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور معنوی نعمتوں کے حوالے سے توحید کی دعوت دی گئی ہے، آخرت کا اثبات کیا گیا ہے اور نبوتِ محمدیؐ کا اثبات کیا گیا ہے۔ ایک عجیب پیرایۂ بیان اختیار کیا گیا کہ یہ لوگ آخرت پر تعجب کرتے ہیں کہ جب ہم سب مر جائیں گے اور مٹی ہو کر مٹی میں مل جائیں گے تو ہمیں اٹھا لیا جائے گا؟ فرمایا: وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ..... (الرعد: ۵) یعنی کہہ دو اے مخالف! اگر تمہیں تعجب کرنا ہی ہے تو قابلِ تعجب ان کی بات ہے کہ وہ اللہ کی قدرت سے اسے بعید سمجھتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے اگر تو انسان اللہ ہی کا انکار کر دے تو وہ بات دوسری ہے، لیکن اگر اللہ کو مان لے اور یہ تسلیم کر لے کہ وہ علیٰ کُلِّ شَیْءٍ قدیر ہے تو پھر آخرت پر اس کا تعجب کرنا یقیناً قابلِ تعجب ہے۔ سورۂ ابراہیم میں کچھ دیگر انبیاء اور رسل کا بھی ذکر ہے لیکن قدرے تفصیل سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔

توحید اور ایمان باللہ کے سلسلے میں اس سورۂ مبارکہ میں ایک جگہ بڑے عجیب الفاظ وارد ہوئے ہیں: اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ابراہیم: ۱۰) "لوگو! کیا اللہ کے بارے میں کوئی شک لاحق ہو سکتا ہے جو آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والا ہے"۔ آخرت کے احوال کے ضمن میں فرمایا گیا کہ وہ شیطان لعین جس کا تم اتباع کر رہے ہو، جس کی پیروی کر رہے ہو، جس کے اغواء اضلال کی وجہ سے تم گمراہیوں میں بھٹک رہے ہو، قیامت کے دن وہ تم سے اظہارِ برارت کرے گا، اعلانِ لاتعلقی کرے گا، اور یہ کہے گا: فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (ابراہیم: ۲۲) یعنی مجھے ملامت نہ کرو، ملامت کرو اپنے آپ کو، اپنے نفس کو، اس لیے کہ میں نے تو تمہیں صرف گناہ

© rasailojaraid.com

کی دعوت دی تھی، اس دعوت کو قبول کرنا یا نہ کرنا تو تمہارے اختیار میں تھا۔ مجھے تم پر کوئی اختیار حاصل نہ تھا۔ تم نے اگر گناہ کی دعوت پر لبیک کہا، تو اصل مجرم تم خود ہو، اب تمہیں بھی اپنے کیے کی سزا بھگتنی ہوگی، اور مجھے بھی اپنے اعمال کی سزا بھگتنا ہوگی مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ "نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جو دعا اس سورہ مبارکہ میں آئی ہے وہ بہت عظیم ہے:

رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ۔

(ابراہیم: ۳۷) یعنی "اے میرے ربّ! میں نے اپنی اولاد کا ایک حصہ اپنی نسل کی ایک شاخ اس وادی میں آباد کردی ہے کہ جس میں کوئی زراعت نہیں ہے، کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی، تیرے گھر کے پاس تاکہ وہ نماز کا نظام قائم کریں" یہ ہے درحقیقت خانہ کعبہ کی تعمیر کا اصل مقصد۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

© rasailojaraid.co

بقیہ : حرف اول

فروعی نوعیت کی بحثوں اور منطق و فلسفہ کے ادق مباحث میں طلبہ کو الجھانے کی بجائے قرآن کے اصل پیغام اور اس کی فکری و نظری اور علمی و عملی رہنمائی کو اخذ کرنے کی جانب زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ (واضح رہے کہ ہم قرآن کے ساتھ حدیث و سنت کی اہمیت کو کسی ادنیٰ درجے میں گھٹانے کے بھی روادار نہیں ہیں بلکہ اسے قرآن حکیم ہی کی تشریح و تفسیر گردانتے اور اس کی اہمیت کے شدت کے ساتھ قائل و معترف ہیں۔) مفاہیم و معانی قرآن کے اس مقابلے میں قرآن کالج کے ایک طالب کا اول آنا اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ قرآن کالج کے قیام سے جو مقاصد ہمارے پیش نظر تھے' بحمد اللہ ان کے حصول میں ہمیں بہت حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ان مقابلوں میں قرآن کالج کے طلبہ کی شرکت کا ایک اضافی فائدہ یہ بھی نظر آیا کہ ہمارا یہ کالج جس کا تعارف اب تک نہایت محدود حلقے میں ہے' اس ذریعے سے ایک وسیع تر حلقے میں متعارف ہوا ہے۔ فللّٰہ الحمد والمنہ۔ ○○

© rasailojaraid.co